روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعرات 3 مارچ 2011ء 27 ربیع الاول 1432 ہجری 3 امان 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 51

صفات الٰہیہ

وہی اللہ ہے جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ وہ بادشاہ ہے، پاک ہے، سلام ہے، امن دینے والا ہے، نگہبان ہے، کامل غلبہ والا ہے، ٹوٹے کام بنانے والا ہے (اور) کبریائی والا ہے۔ پاک ہے اللہ اس سے جو وہ شرک کرتے ہیں۔ وہی اللہ ہے جو پیدا کرنے والا، پیدائش کا آغاز کرنے والا اور مصور ہے۔ تمام خوبصورت نام اسی کے ہیں۔ اسی کی تسبیح کر رہا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہ کامل غلبہ والا (اور) صاحب حکمت ہے۔

(الحشر :25,24)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ہمارا خدا قیوم العالم بھی ہے جس کے سہارے سے ہر ایک چیز کی بقا ہے۔ یہ نہیں کہ اس نے کسی روح اور جسم کو پیدا نہیں کیا یا پیدا کر کے الگ ہو گیا۔ بلکہ وہ فی الواقع ہر ایک جان کی جان ہے اور ہر ایک موجود محض اس سے فیض پا کر قائم رہ سکتا ہے اور فیض پا کر ابدی زندگی حاصل کرتا ہے جیسا کہ ہم بغیر اس کے جی نہیں سکتے ایسا ہی بغیر اس کے ہمارا وجود بھی پیدا نہیں ہوا۔ پس جبکہ وہ ایسا خدا ہے کہ ہماری حیات اور زندگی اسی کے ہاتھ میں ہے اور اسی کے حکم سے ہمارے وجود کے ذرات ملتے اور علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں تو پھر اس کے مقابل پر یہ کہنا کہ بغیر اس کی امداد اور فضل کے ہم محض اپنی تدبیروں پر بھروسہ کر کے جی سکتے ہیں کس قدر فاش غلطی ہے۔ نہیں بلکہ ہماری تدبیریں بھی اسی کی طرف سے آتی ہیں۔ ہمارے ذہنوں میں تبھی روشنی پیدا ہوتی ہے جب وہ بخشتا ہے پانی اور ہوا پر بھی ہمارا تصرف نہیں۔ بہت سے اسباب ہیں جو ہمارے اختیار سے باہر اور صرف قبضۂ قدرت خدائے تعالیٰ میں ہیں جو ہماری صحت یا عدم صحت پر برا اثر ڈالنے والے ہیں۔ جیسا کہ اللہ جل شانہ قرآن شریف میں فرماتا ہے (۔) یعنی ہواؤں اور بادلوں کو پھیرنا یہ خدا تعالیٰ ہی کا کام ہے اور اس میں عقلمندوں کو خدا تعالیٰ کی ہستی اور اس کے اختیار کامل کا پتہ لگتا ہے۔ اور یہ پھیرنا دو قسم پر ہے۔ ایک ظاہری طور پر۔ اور وہ یہ ہے کہ ہواؤں اور بادلوں کو ایک جہت سے دوسری جہت کی طرف اور ایک مقام سے دوسرے مقام کی طرف پھیرا جائے۔ دوسری قسم پھیرنے کی باطنی طور پر ہے۔ اور وہ یہ کہ ہواؤں اور بادلوں میں ایک کیفیت تریاقی یا سمّی پیدا کر دی جائے تا موجب امن و آسائش خلق ہوں یا امراض و بائیہ کا موجب ٹھہریں۔ سو ان دونوں قسموں کے پھیرنے میں انسان کا دخل نہیں اور بکلی انسانی طاقت سے باہر ہیں۔ اور با ایں ہمہ ایک یہ مشکل بھی پیش ہے کہ ہماری صحت یا عدم صحت کا مدار صرف ان ہی دو چیزوں پر نہیں بلکہ ہزار در ہزار اسباب ارضی و سماوی اور بھی ہیں جو دقیق در دقیق اور انسان کی فکر اور نظر سے مخفی ہیں اور کوئی نہیں کہہ سکتا کہ یہ تمام اسباب اس کی جدوجہد سے پیدا ہو سکتے ہیں۔ پس اس میں کیا شک ہے کہ انسان کو اس خدا کی طرف رجوع کرنے کی حاجت ہے جس کے ہاتھ میں یہ تمام اسباب اور اسباب در اسباب ہیں۔ اور جس طرح خدا تعالیٰ کی کتابوں میں نیک انسان اور بد انسان میں فرق کیا گیا ہے اور ان کے جدا جدا مقام ٹھہرائے ہیں۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کے قانون قدرت میں ان دو انسانوں میں بھی فرق ہے جن میں سے ایک خدا تعالیٰ کو چشمۂ فیض سمجھ کر بذریعہ حالی اور قالی دعاؤں کے اس سے قوت اور امداد مانگتا اور دوسرا صرف اپنی تدبیر اور قوت پر بھروسہ کر کے دعا کو قابل مضحکہ سمجھتا ہے۔ بلکہ خدا تعالیٰ سے بے نیاز اور متکبرانہ حالت میں رہتا ہے۔

(ایام الصلح۔ روحانی خزائن جلد 14 ص 235)

نمایاں کامیابی

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ستارہ بروج اکبر واقفہ نو بنت مکرم محمد اکبر بھٹہ صاحب ایڈمنسٹریٹر ٹوئنکل سٹار اکیڈمی ربوہ نے 10 سال کی عمر میں بیالوجی میں GCE او لیول پاس کر کے عالمی شہرت حاصل کی ہے۔ اس سے پہلے یہ ذہین طالبہ 9 سال کی عمر میں کیمسٹری میں او لیول کر کے پہلی پاکستانی طالبہ ہونے کا اعزاز حاصل کر چکی ہے۔ یاد رہے کہ ملکی قانون کے مطابق چودہ سال سے کم عمر طالب علم میٹرک کے امتحان میں شامل نہیں ہو سکتے۔ مورخہ 9 دسمبر 2010ء کو سٹار اکیڈمی کالج روڈ ربوہ میں ایک تقریب میں پاکستان پیپلز پارٹی ضلع چنیوٹ کے جنرل سیکرٹری جناب سید علی رضا زیدی نے بچی کی اس نمایاں کامیابی پر اپنی پارٹی کی طرف سے شیلڈ پیش کی۔ عزیزہ کے اس اعزاز پر ملکی میڈیا اور اخبارات و رسائل نے بھرپور کوریج دی اور بچی کے انٹرویو کئے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو مزید اعلیٰ ترقیات عطا فرمائے اور مقبول خدمت دین کی توفیق بخشے اور ہر آن حامی و ناصر ہو۔ آمین

مضافات ربوہ کے پلاٹس

ربوہ کے مضافات میں جن احباب کے پلاٹس ہیں ان سے گزارش ہے کہ اپنے پلاٹس پر قبضہ کر کے چار دیواری بنائیں۔ کم از کم ایک کمرہ بنا کر قبضہ مکمل کر لیں۔

جو احباب مضافاتی کالونیوں میں پلاٹس کی خرید و فروخت کریں وہ منظور شدہ پراپرٹی ڈیلرز کی معرفت سودا کریں۔ بہتر ہے کہ سودا کرنے سے قبل پراپرٹی ڈیلر کا اجازت نامہ چیک کر لیں۔

(صدر مضافاتی کمیٹی ربوہ)

مکرم پروفیسر محمد خالد گورایہ صاحب

طلباء اور مضامین کا چناؤ

اللہ تعالیٰ نے انسان کو بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے اور اس کائنات میں موجود اگر ہر چیز پر نظر ڈالی جائے تو معلوم یہی ہوتا ہے کہ وہ انسان کے لئے ہی بنائی گئی ہے۔ انسان کو جو باقی مخلوقات پر فوقیت حاصل ہے وہ انسانی دماغ عقل یا فہم ہی تو ہے اور یہ بھی خدا تعالیٰ کا کتنا بڑا انعام ہے کہ اِس کو جتنا زیادہ استعمال کیا جائے اُتنا ہی یہ بڑھتا ہے۔ انسان کے فہم و ادراک سے ہی اس کائنات کی کئی سربستہ گتھیاں سلجھنے لگتی ہیں۔ اٹھارہویں صدی کے نصف آخر سے لے کر آج تک کی ایجادات پر اگر نظر ڈالی جائے تو انسان حیران و ششدر رہ جاتا ہے کہ اِس قلیل عرصہ میں نت نئی روزانہ کی ایجادات سے انسانی دماغ آسمان کی بلندیوں تک پہنچ کر کبھی چاند کی تسخیر کا سوچ رہا ہے کبھی زمینی خزانوں سے فائدہ اُٹھا رہا ہے۔ الیکٹرانک میڈیا کے ذریعہ زمینی فاصلے سمٹ کر رہ گئے ہیں اور information technology کے ذریعہ دنیا میں ایک تہلکہ مچا ہوا ہے۔ غرضیکہ نت نئی ایجادات نے خود انسان کو بھی ورطہ حیرت میں ڈال دیا ہے اور یقیناً یہ سب کچھ قرآنی تعلیم کے مطابق رونما ہو رہا ہے، اگر آپ قرآن کریم کی آیات پر غور کریں تو قرآن کریم میں بار بار تدبر کرنے، غور و فکر کرنے اور سوچ بچار کرنے، کائنات کی تخلیق پر غور و فکر کرنے کی تلقین کی گئی ہے اور اسی غور و فکر کے نتیجہ میں انسان ناممکن کو ممکن میں بدلتے ہوئے اپنے ترقی کے سفر پر رواں دواں ہے، اس غور و فکر کی اس قدر تاکید کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

''وہ لوگ قرآن میں تدبر کیوں نہیں کرتے، کیا ان کے دلوں پر تالے پڑے ہوئے ہیں''۔

اس مختصر سی تمہید کے بعد خاکسار اب اصل مضمون کی طرف آتا ہے جو طلبا کی راہنمائی کے لئے خاکسار عرض کرنا چاہتا ہے۔ طلبا کی ذہنی صلاحیتوں کی نشوونما کے لیئے وہ معاشرہ اور اردگرد کا ماحول جس میں وہ رہتے ہیں، بنیادی کردار ادا کر رہا ہوتا ہے۔

ایک بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو اُس کی اوّلین درسگاہ اُس کی ماں کی گود ہے اور پھر گھر کا ماحول اور معاشرہ جس میں اس کی پرورش ہوتی ہے، بچہ کی ذہنی صلاحیتوں کی نشوونما میں بنیادی کردار ادا کر رہا ہوتا ہے، اس کی عادات اُس کی زبان اُس کے ذہنی رجحانات اپنے اردگرد کے ماحول سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اس لئے دلچسپی کے امور اور زاویے ذہنوں میں پختہ ہو کر اپنی اپنی منزل اور راستوں کا تعین کرنے لگتے ہیں، یہ وہ stage ہوتی ہے جہاں اُستاد، والدین اور معاشرہ اُن کی نگرانی اور راہنمائی کر کے اُن کے سوچ کے انداز اور زاویوں کو درست کرنے میں مدد دے سکتے ہیں۔ اِن حالات میں بچہ سکول جانے کی عمر تک پہنچ جاتا ہے، بچے کی پرورش اُتنی ہی پاکیزہ ہوگی جتنا پاکیزہ ماحول اُسے میسر آئے گا۔ والدین پڑھے لکھے ہوں یا ان پڑھ، گھر کا ماحول پُرسکون ہو یا بے چینی والا، گھر میں شائستہ زبان کا استعمال ہو رہا ہے یا بدزبانی کا، یقیناً بچے پر اثر انداز ہونے والے یہ عوامل بچے کی کیریکٹر بلڈنگ میں مؤثر کردار ادا کر رہے ہوتے ہیں۔

بچے کی oral education کے ساتھ ساتھ ڈھائی یا تین برس کی عمر سے نرسری اور سینئیر نرسری اور پریپ کلاسز میں بھجوانا بچے کی پرائمری ایجوکیشن سے قبل از حد مفید ثابت ہو رہا ہے۔ پرائمری ایجوکیشن سے قبل ماہرین تعلیم oral & written نصاب کے بغیر ایسی سرگرمیوں کو فروغ دینے کے حامی ہیں جس میں بچے کی عادات کو آہستہ آہستہ تعلیمی ماحول کے لئے سازگار بنایا جا سکے۔ Reading, writing and speaking کی بنیادی skill سے تدریجاً کام لینا شروع کر دینا چاہئے۔

بچے کی تعلیم حاصل کرنے کی یہ وہ Stage ہے جس میں اس کی معلومات کے لئے زبانوں کی ابتدائی تدریس اور جان پہچان سے اردگرد کے ماحول کی معلومات مہیا کی جانی چاہئے جو وہ دیکھ رہا ہوتا ہے جس کی observation وہ خود کر رہا ہوتا ہے یا وہ سُن رہا ہوتا ہے اور نامعلوم اشیاء کا علم اُسے تصاویر اور ماڈل کے ذریعہ دیا جاسکتا ہے اِس لئے ابتدائی تعلیم سے منسلک ٹیچرز زیادہ قابل اور محنتی ہونے چاہئے۔ میرا تجربہ یہ ہے کہ ابتدائی کلاسز پڑھانے والے مرد ٹیچرز کی بجائے عورتیں زیادہ مؤثر رنگ میں پڑھاتی ہیں ایسے لوگوں کا انتخاب قطعاً نہیں کرنا چاہئے جنہیں درس و تدریس سے دلچسپی نہ ہو اور طبیعت کا میلان اور رجحان بھی نہ ہو، اسی Stage پر Teaching Aid والا (A.V) آڈیو ویڈیو کی مدد جتنی بھی لی جاسکتی ہو لینی چاہئے اور بچوں کی تخلیقی سرگرمیوں کے نتیجہ میں بچے کے ذہنی میلان اور رجحان کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے کہ یہ بچہ سائنس کے مضامین میں زیادہ دلچسپی رکھتا ہے، معلومات عامہ یا دیگر علوم کی تحصیل کی طرف۔

ہمارے نظام تعلیم میں جو بنیادی کمی مجھے نظر آتی ہے وہ یہ ہے کہ مضامین کے انتخاب اور بچوں کے ذہنی اور تعلیمی میلان اور رجحان کو مدّنظر نہیں رکھا جاتا اور بچہ چونکہ ابھی ارتقاء کی منازل کو طے کر رہا ہوتا ہے، اس قابل نہیں ہوتا کہ اپنی مرضی کے مضامین کا انتخاب خود کر سکے۔

میرے نزدیک پرائمری اور مڈل کے امتحانات کے بعد مضامین کا انتخاب کر لینا چاہئے اور عملاً بھی مڈل تک چونکہ انگلش، اُردو، اسلامیات، عربی، جنرل سائنس اور جنرل ریاضی کے مضامین کے لازمی ہونے کی وجہ سے گنجائش کم ہوتی ہے لیکن مڈل کے بعد مضامین کا انتخاب آرٹس اور سائنس یا ٹیکنیکل، مکینیکل اور انڈسٹریل مضامین والے سکولوں میں بچوں کے داخلے کروائے جاسکتے ہیں۔ آرٹس اور سائنس کے مضامین کی تدریس تو تقریباً ہر سکول میں ہوتی ہے لیکن انڈسٹریل اور ووکیشنل سکولز کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے اس لئے مجبوراً ان مضامین پر انحصار کرنا پڑتا ہے جو قریبی سکولز میں مہیا ہوتے ہیں، ہمارے ہاں تعلیمی اداروں میں اساتذہ کی کمی دور دراز علاقوں میں پوسٹنگ سے اعراض اور عدم دلچسپی بھی اس تعلیمی انحطاط کا موجب بن رہی ہے۔

اس طرح صحیح مضامین کے انتخاب میں جو عوامل رکاوٹ بن رہے ہوتے ہیں اِس میں نزدیکی سکولز میں ان مضامین کو پڑھانے والے اساتذہ کی عدم دستیابی نمبر 1 پر ہے۔

مضامین کے انتخاب میں بچوں کے ذہنی رجحان کو مدّنظر نہیں رکھا جاتا۔

مضامین کے انتخاب میں والدین اور اساتذہ طلبا پر اپنی مرضی ٹھونسنے کی کوشش کرتے ہیں۔

ایک عرصہ تک بھیڑ چال کے طور پر صرف ڈاکٹرز اور انجینئرز بننے کی طرف ہی دھیان رہا۔ دیگر شعبوں کی طرف توجہ نہ دی گئی۔

I.T کا دور آیا، کمپیوٹر کی طرف رجحان بڑھا۔

سائنس کے مضامین میں Aptitude نہ ہونے کی وجہ سے ایک اچھی خاصی تعداد میٹرک اور ایف ایس سی کے امتحانات میں بار بار فیل ہو کر پڑھائی چھوڑتی چلی گئی۔ انڈسٹریل / ووکیشنل اور دیگر پروفیشنل شعبے نظرانداز ہوتے رہے۔

آرٹس مضامین اور دیگر ووکیشنل اور انڈسٹریل مضامین کی طرف والدین اور معاشرہ کی ضد نے جانے نہیں دیا۔ نتیجہ ایک اچھی خاصی تعداد آج بھی اس کی افادیت سے فیضیاب نہیں ہو رہی۔

خاکسار خاص طور پر طلباء اور عمومی طور پر والدین اور اساتذہ سے یہ درخواست کرنا چاہتا ہے کہ ہر طالبعلم کے رجحان اور میلان پر گہری نظر رکھتے ہوئے اس کی مڈل، میٹرک اور ایف ایس سی کے امتحانات میں مضامین وار کارکردگی اور دوران سال ہر بچے کی عمومی کارکردگی کا جائزہ لیتے ہوئے Guidance & Counciling کے شعبہ کو ہر ادارہ میں سرگرم کرنے کی ضرورت ہے اور یہ شعبہ طلبا کو ادارہ سے رخصت کرتے وقت بہتر راہنمائی کر سکتا ہے۔ اس کے علاوہ ہمارے ہاں وکالت وقف نو اور نظارت تعلیم سے رابطہ کر کے راہنمائی حاصل کرنا بھی از حد مفید ثابت ہوگا۔

عزم وفا

یہ ممکن ہے کہ اس اُلٹے زمانے میں کوئی مجنوں
بگڑ کر اپنی لیلیٰ سے کبھی بیزار ہو جائے
یہ ممکن ہے کوئی بلبل خلاف اپنی طبیعت کے
گلوں سے دشمنی رکھ کر نثار خار ہو جائے
یہ ممکن ہے طوافِ شمعِ تاباں چھوڑ پروانہ
اسیرِ زلف لیلائے شبانِ تار ہو جائے
یہ ممکن ہے کہ ماہی مسکنِ آبی سے گھبرا کر
شہیدِ جستجوئے رفعتِ کوہسار ہو جائے
یہ ممکن ہے کہ پانی چھوڑ کر اپنی برودت کو
حرارت میں بدل جائے سراسر نار ہو جائے
یہ ممکن ہے کوئی نوشیرواں سا حاکمِ عادل
عدالت چھوڑ دے اور ظلم میں سرشار ہو جائے
یہ ممکن ہے کوئی ہٹلر عدوِّ جرمنی بن کر
کسی انگریز دشمن کا علم بردار ہو جائے
یہ ممکن ہے کوئی محمود شانِ بے نیازی میں
ایازِ باوفا سے برسرِ پیکار ہو جائے
غرض سب کچھ یہ ممکن ہے مگر یہ ہو نہیں سکتا
کہ احمد کی جماعت کا ظفرؔ غدار ہو جائے

ظفر محمد ظفر

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

مکرم فضل الرحمٰن ناصر صاحب

شہد بننے کا عمل، خاصیت اور فوائد

تمہارے لئے دو چیزیں بطور شفاء ہیں ایک شہد اور دوسرا قرآن کریم

جدید سائنسی تحقیقات سے شہد کے دن بدن نئے سے نئے فوائد سامنے آرہے ہیں اور اس کو بکثرت بطور دوا استعمال کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آج سے چودہ سو سال پہلے قرآن کریم میں اس کو شفاء للناس قرار دیا ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے بھی اس کی اس اہمیت کے پیش نظر اس کو بطور دوا استعمال کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا تمہارے لئے دو چیزیں بطور شفاء ہیں ایک شہد اور دوسرا قرآن کریم۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الطب باب العسل)

شہد کے بارہ میں حضرت اقدس مسیح موعود کی زندگی کا ایک واقعہ ملفوظات میں اس طرح لکھا ہے:-

ذیابیطس کی مرض کا ذکر حضور نے فرمایا کہ:

''اس سے مجھے سخت تکلیف تھی ڈاکٹروں نے اس میں شیرینی کو سخت مضر بتلایا ہے آج میں اس پر غور کر رہا تھا تو خیال آیا کہ بازار میں جو شکر وغیرہ ہوتی ہے۔ اسے تو اکثر فاسق فاجر لوگ بناتے ہیں۔ اگر اس سے ضرر ہوتا ہے۔ تو تعجب کی بات نہیں مگر عسل (شہد) تو خدا تعالیٰ کی وحی سے تیار ہوا ہے۔ اس لئے اس کی خاصیت دوسری شیرینیوں کی سی ہرگز نہ ہوگی۔ اگر یہ ان کی طرح ہوتا تو پھر سب شیرینی کی نسبت شفاء للناس فرمایا جاتا مگر اس میں صرف عسل کو ہی خاص کیا ہے پس یہ خصوصیت اس کے نفع پر دلیل ہے اور چونکہ اس کی تیاری بذریعہ وحی کے ہے۔ اس لئے مکھی جو پھولوں سے رس چوستی ہوگی تو ضرور مفید اجزاء کو ہی لیتی ہوگی۔ اس خیال سے میں نے تھوڑے سے شہد میں کیوڑا ملا کر اسے پیا تو تھوڑی دیر کے بعد مجھے بہت فائدہ حاصل ہوا حتیٰ کہ میں نے چلنے پھرنے کے قابل اپنے آپ کو پایا اور پھر گھر کے آدمیوں کو ساتھ لے کر باغ تک چلا گیا اور وہاں دس رکعت اشراق نماز کی ادا کیں''۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 192)

شہد پر جو تحقیق ہو رہی ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:۔

''پچھلے پندرہ بیس برس شہد پر بڑی تحقیق ہوئی روس نے بھی تحقیق کی۔ امریکہ نے بھی تحقیق کی۔ یورپ کے ممالک نے بھی تحقیق کی اور اب اس تحقیق نے ثابت کیا کہ شہد صرف پھول کا عرق نہیں بلکہ اس میں ایک حصہ وہ بھی ہے جو مکھی اپنے جسم سے نکالتی ہے۔........ بہرحال اب جو تحقیق ہوئی ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ شہد میں شہد کی مکھی کے جسم کا بھی ایک حصہ ہے۔ اور جس طرح گائے بھینس کے تھن ہوتے ہیں اسی طرح مکھی کے بھی تھن ہوتے ہیں۔ یہ تھن اس کے سر پر لگے ہوئے ہوتے ہیں اور ان تھنوں سے جو دودھ نکلتا ہے۔ مکھی شہد میں نہیں ملاتی اور اگر ملاتی ہے تو بہت کم ملاتی ہے، وہ اسے علیحدہ سٹور (Store) کرتی ہے۔ جب سائنس دانوں کو اس کا علم ہوا تو انہوں نے مزید تحقیق کرنی شروع کی۔ اور اس تحقیق کے نتیجہ میں انہیں یہ پتہ لگا کہ چھتے میں بہت سے خانے ہوتے ہیں اور ایک ایک انڈہ کے لئے چھتہ میں علیحدہ جگہ ہوتی ہے اور مکھی ایک خانہ میں ایک انڈہ ہی رکھتی ہے اور جب انڈہ رکھ لیتی ہے تو اس خانہ کو بند کر دیتی ہے پھر تحقیق کے دوران سائنسدانوں کو یہ بھی پتہ لگا کہ ہر انڈہ کے ساتھ مکھی کچھ دودھ بھی رکھتی ہے تا اس انڈہ سے پیدا ہونے والا بچہ اس سے خوراک حاصل کرے۔ لیکن اس دودھ کی مقدار اتنی تھوڑی تھی کہ انسان کے لئے ممکن نہیں تھا کہ اس سے کچھ لے لے اور پھر اسے استعمال میں لائے۔ پھر سائنس دانوں نے مزید تحقیق کی تو انہیں پتہ لگا کہ چھتے کی مکھیوں نے جب کوئین (Queen) بنانی ہو تو انہیں بہت زیادہ رائل جیلی (Royal Jelly) کی ضرورت ہوتی ہے۔ شہد کی مکھیوں کی دو قسمیں ہیں ایک تو ان میں سے ورکر بی (Worker Bee) کہلاتی ہے اور ایک کوئین بی (Queen Bee)۔ اور ایک کوئین بی (Queen Bee) اور ورکر بی (Worker Bee) میں بہت فرق ہوتا ہے ایک فرق تو یہ ہوتا ہے کہ کوئین بی (Queen Bee) کا جسم زیادہ ہوتا ہے وہ عام مکھی سے پانچ چھ گنا بڑی ہوتی ہے۔ دوسرا فرق یہ ہوتا ہے کہ چھتے کی پندرہ بیس ہزار ورکر بیز (Worker Bees) میں سے کوئی مکھی انڈے نہیں دیتی۔ انڈے صرف کوئین بی (Queen Bee) دیتی ہے۔ پھر مزید تحقیق کی گئی تو معلوم ہوا کہ کوئین بی (Queen Bee) دو ہزار سے اڑھائی ہزار تک انڈے دیتی ہے اور ان سب انڈوں کا حجم مکھی کے حجم کے برابر ہوتا ہے۔ شہد کی مکھی کے سوا اور کوئی کیڑا ایسا نہیں جو اتنی تعداد میں انڈے دیتا ہو۔ کوئین بی (Queen Bee) اور ورکر بی (Worker Bee) میں چوتھا فرق یہ ہے کہ ورکر بی (Worker Bee) کی اوسط عمر 45 دن ہے جبکہ کوئین بی (Queen Bee) کی عمر 4,5 سال ہے۔ لیکن مکھیوں کا چھتہ کوئین بی (Queen Bee) اس وقت بناتی ہے جب اس کی ضرورت ہو اور یہ ضرورت اس وقت پڑتی ہے۔ جب چھتہ دو حصوں میں تقسیم ہو جاتا ہے۔ جب چھتہ پر مکھیاں زیادہ ہو جاتی ہیں۔ تو وہ ایک دوسرا چھتہ بھی تیار کرتی ہیں اور اس نئے چھتہ کے لئے ایک کوئین بی (Queen Bee) کی ضرورت ہوتی ہے اور جب یہ کوئین بی (Queen Bee) پیدا ہو جاتی ہے تو مکھیاں دو حصوں میں بٹ جاتی ہیں نوجوان ملکہ کے ساتھ بوڑھی ورکر مکھیاں (Worker Bee) چلی جاتی ہیں اور بوڑھی ملکہ کے ساتھ نوجوان مکھیاں ہو جاتی ہیں۔

کوئین بی (Queen Bee) رائل جیلی (Royal Jelly) بہت بناتی ہے۔ لیکن وہ رائل جیلی بناتی اس وقت ہے جب اس کو ضرورت ہو۔ اور ضرورت اس وقت ہوتی ہے جب ایک اور ملکہ بنانے کی ضرورت ہو اور نوع کی بقاء کے لئے کوئین بی (Queen Bee) ضرور بنانی پڑتی ہے۔ کیونکہ اگر کوئین ملکہ بنائی جائے تو ورکر بی (Worker Bee) کی عمر تو 45 دن ہے سو 45 دن کے بعد چھتہ کی ساری مکھیاں مرجاتی ہیں پھر پتہ لگا کہ ورکر بی بہت کم رائل جیلی (Royal Jelly) نکالتی ہیں اور جو جیلی وہ نکالتی ہیں وہ خود بہت کم استعمال کرتی ہیں۔ ورکر بی (Worker Bee) جو رائل جیلی (Royal Jelly) نکالتی ہیں وہ اسے ایک اور جگہ سٹور کرتی جاتی ہیں اور کوئین بی کو کچھ دن صرف رائل جیلی ہی ملتی ہے اور وہ بھی بہت زیادہ مقدار میں اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پانچ دن کے اندر سولہ سو گنا بڑھ جاتی ہے۔

سائنس دانوں نے اس تحقیق پر یہ نتیجہ نکالا کہ رائل جیلی (Royal Jelly) یعنی مکھیوں کا دودھ جسم کو بناتا ہے اور صحت کو برقرار رکھتا ہے چنانچہ انہیں خیال پیدا ہوا کہ وہ اس سے انسانی بیماریوں کا علاج کریں۔ لیکن سوال یہ تھا کہ وہ رائل جیلی (Royal jelly) حاصل کیسے کریں۔ کوئین بی (Queen Bee) جب بڑی ہوتی ہے تو رائل جیلی (Royal Jelly) اس کو بھی نہیں ملتی۔ اگر اس وقت وہ خالص دودھ کی طرف بڑھے تو دوسری مکھیاں اسے بھگا دیتی ہیں۔ لیکن جب وہ انڈے دیتی ہے تو کھانے کے دروازے اس کے لئے کھل جاتے ہیں اور اسے اجازت ہوتی ہے کہ وہ جتنی چاہے کھائے اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ کوئین بی (Queen Bee) بڑی مقدار میں انڈے دیتی ہے۔

مزید تحقیق سے سائنس دانوں کو یہ معلوم ہوا کہ جب چھتہ میں کوئین بی (Queen Bee) نہیں ہوگی تو لازماً شہد کی مکھیاں کوئین بی (Queen Bee) بنائیں گی اور جہاں کوئین بی (Queen Bee) بنانا مقصود ہو تو وہ گھر عام گھر سے بہت بڑا ہوتا ہے۔ پس سائنس دانوں نے اس گھر کی وسعت کا اندازہ لگا کر اس کی مانند گھر مصنوعی طور پر تیار کئے اور ان گھروں کو چھتہ کے ساتھ لگا دیا اور کوئین بی کو چھتہ سے نکال لیا اور ہوتا یہ ہے کہ جب کوئین بی (Queen Bee) کسی حادثہ کا شکار ہو جائے تو چھتہ میں قیامت برپا ہو جاتی ہے اور ساری مکھیاں اس وقت متوجہ ہو جاتی ہیں کہ وہ ایک کوئین بی بنائیں اور چونکہ گھر بنے بنائے انہیں مل جاتے ہیں اس لئے وہ ان گھروں میں انڈے دے دیتی ہے اور ان گھروں کو رائل جیلی سے بھر دیتی ہیں۔ پانچ چھ گھنٹے کے بعد سائنس دان رائل جیلی (Royal Jelly) کو ان گھروں سے نکال لیتے ہیں۔

اس رائل جیلی (Royal Jelly) پر جب تحقیق ہوئی تو معلوم ہوا کہ یہ ٹیوبر کلوزز (Tuberculosis) کے لئے بہت مفید ہے۔ پھر رائل جیلی (Royal Jelly) کانسٹی ٹیوشنل ویک نیس (Constitutional Weakness) اور سوکھا کی امراض لئے مفید ہے۔ کینسر (Cancer) کے لئے رائل جیلی (Royal Jelly) بہت مفید ہے دو ہزار چوہوں کو کینسر کے سیل (Cell) انجیکٹ کئے گئے تو وہ سارے مر گئے مگر بعد میں دو سو چوہوں کے ایک گروپ کو رائل جیلی (Royal Jelly) کھلائی گئی پھر انہیں کینسر کے سیل (Cell) انجیکٹ کئے گئے تو ان میں سے کوئی چوہا بھی نہیں مرا۔ پھر ہارٹ (دل) کی بیماری میں یہ بہت مفید ہے پھر پلوریسی (Pleurisy) اور دمہ (Asthma) کے لئے رائل جیلی (Royal Jelly) مفید ثابت ہوئی ہے ان بیماریوں کے علاوہ پتہ نہیں کہ کون کون سی بیماریاں ہیں جن کے لئے یہ مفید ہے اور خیال ہے کہ رائل جیلی (Royal Jelly) جس طرح مکھی کے جسم پر اثر کرتی ہے اسی طرح اس کا اثر انسان کے جسم پر بھی ہے''۔

(مجلس سوال و جواب 18 اکتوبر 1969ء۔ الفضل 25 اگست 2000ء)

پھر رائل جیلی پر ہونے والی تحقیق کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

''رائل جیلی (Royal Jelly) کی خصوصیات پر تحقیق کی تو وہ اس نتیجہ پر پہنچے کہ یہ (Constitutionally Weak) (یعنی جسمانی ساخت کے لحاظ سے کمزور) بچوں کے لئے بڑی مفید ہے انہوں نے تجربے سے ثابت کیا کہ اگر کسی کمزور بچے کو یہ پندرہ دن تک استعمال کروائی جائے تو اس کا وزن 3,4 پونڈ بڑھ جاتا ہے۔ علاوہ ازیں انہوں نے بیماریوں کی ایک فہرست شائع کر

دی کہ یہ ان بیماریوں کے لئے بھی مفید ہے جن میں کینسر (Cancer) بھی شامل ہے۔ دمہ (Asthma) کی بیماری بھی شامل ہے شریانوں کی بیماریاں مثلاً بلڈ پریشر Low Blood Pressure میں بھی مفید ہے علاوہ ازیں انسان کی (General Activity) میں بھی مفید ہے۔"

(مجلس سوال و جواب 12 اکتوبر 1969ء)

شہد کے متعلق جو جدید تحقیقات ہو رہی ہیں اس سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنے ایک خطبہ میں اس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"یورپ میں شہد کے بارے میں پہلا تحریری ریکارڈ ایک پینٹنگ سے ملا ہے۔ یہ سپین کے صوبہ Valencia کے ایک شہر Bicorp کے نزدیک ایک غار سے ملی ہے جس میں ایک شخص کو شہد کے چھتے سے شہد اکٹھا کرتے دکھایا گیا ہے۔ یہ تصویر ماہرین کے خیال کے مطابق سات ہزار سال قبل مسیح کی ہے"۔

(The Hive and the Honey Bee, edited by Dadent & Sons publishers of the American Bee Journal, 8th Edition, 1986)

ایک زمانے میں مصر، اور سیریا یعنی شام اور عراق میں شہد کو مردوں کو حنوط کرنے کے لئے بھی استعمال کیا جاتا تھا ایک مسلمان مصنف عبداللطیف نے ایک بچے کا کیس بیان کیا ہے جس کا جسم شہد کے ایک بڑے مرتبان میں محفوظ کیا گیا تھا وہ اسی طرح بالکل محفوظ تھا حالانکہ اس کو حنوط ہوئے مدتیں گزر چکی تھیں۔

(انسائیکلوپیڈیا آف ریلیجنز اینڈ ایتھکس زیر لفظ (Honey

قدیم مصر کے حکماء بھی لاشوں کو محفوظ کرنے کی خاطر شہد کا استعمال کیا کرتے تھے کھدائی کے دوران مقبروں سے شہد کی کُپیاں برآمد ہوئیں ہیں اور دلچسپ بات یہ ہے کہ آٹھ ہزار سال کا عرصہ گزرنے کے بعد بھی یہ شہد انسانی استعمال کے قابل تھا۔ چنانچہ سائنس دانوں نے ان کُپیوں کے شہد کو پی کے دیکھا۔ وہ بالکل ٹھیک ٹھاک تھا اس میں کوئی خرابی نہیں تھی۔

(Honey & Health p.18 published by The Orsons Publishing Group)

ماہرین کہتے ہیں کہ قازقستان میں ایک چنگارالا تاؤ کی ایک پہاڑی ہے اس میں جو شہد کے چھتے پائے جاتے ہیں ان کا دل کے زخموں کو مندمل کرنے سے گہرا تعلق ہے دل کے دورہ کے بچاؤ کے لئے وہ بہت اچھا ہے۔ جب دل کا دورہ پڑ گیا ہو تو اس کے بعد بھی یہاں کا، ان پہاڑیوں کا جو شہد ہے وہ دل کے زخموں کو مندمل کرنے میں مفید ثابت ہوا ہے۔ ایک خاص قسم کی وہاں بوٹی پائی جاتی ہے جس کا نام ہے زمی زمی کورابونگی۔ یہ شہد کی مکھی اس بوٹی کے پھلوں پھولوں کا رس چوستی ہے تو اس سے یہ سارے اثرات جن کا ذکر کیا گیا ہے اور تفصیلی ذکر میں نے چھوڑ دیا ہے مگر بڑی تفصیل سے یہ باتیں بیان کی گئی ہیں کہ کس طرح سائنس دانوں نے تحقیق کی، کتنے مریضوں پر تحقیق کی، ان میں سے کتنے تھے جو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بچ گئے جبکہ ایسے مریض جن کو شہد نہیں دیا گیا یعنی اس بوٹی کا شہد ان میں اموات کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ (رسالہ سوویت یونین، شمارہ نمبر 11۔ 1989ء ماسکو) شہد اور زخم کے مضمون پر ڈاکٹر Mr. P. J. Armo جو کرسچن میڈیکل سینٹر Kalimanjaro (تنزانیہ) کے ماہر امراض نسواں ہیں انہوں نے ایک رسالہ Tropical Doctor کی اپریل 1980ء کی اشاعت میں اپنا تجربہ یوں بیان کیا کہ ایک پچیس سالہ مریضہ جسے گہرا بیڈ سور Bed Sore تھا یعنی مریضہ یا مریض جب لیٹے رہتے ہیں تو پیٹھ کے اندر بعض دفعہ اسی کروٹ لیتے رہنے کی وجہ سے ایسے گہرے سورز پیدا ہو جاتے ہیں جن کا علاج بہت مشکل ہے اور بعض دفعہ اصل بیماری کی بجائے اسی سور سے لوگ مرجاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ پچیس سالہ سرجری کے تجربہ کے دوران ایک لڑکی میرے پاس لائی گئی جس کو گہری اندرونی بیماری تھی اور اس کو بیڈ سور بھی تھا یا بیڈ سور بھی تھے۔ تو انہوں نے پہلے اس پر شہد استعمال کیا تا کہ بیڈ سور شہد کے اثر سے ٹھیک ہو جائیں گے۔ لیکن جب آپریشن سے پہلے دوبارہ دیکھا اور مریضہ کا مکمل امتحان لیا تو حیران رہ گئے کہ بیڈ سور تو بالکل ٹھیک ہوگئے اصل بیماری بھی غائب ہوگئی اس کا نام و نشان بھی باقی نہیں رہا۔ اسی طرح ایک بیس سالہ مریضہ کا ذکر کرتے ہیں جو لیپراٹومی (Lyparotomy) کے زخم کی وجہ سے بیمار تھی اور کسی اینٹی بایوٹک دوا یعنی پینسیلین وغیرہ کا وہ بیماری ردعمل ظاہر نہیں کرتی تھی ہر قسم کی دوائیں جو اینٹی بائیوٹک کہلاتی ہیں اس پر استعمال کی گئیں مگر قطعاً کوئی فائدہ نہ ہوا اس پر تجربۃً شہد صاف پٹی پر لگا کر، اسے پٹی کر دی گئی دو ہفتوں کے بعد مریضہ مکمل طور پر صحت یاب ہو کر گھر چلی گئی اور کسی قسم کی کوئی اینٹی بائیوٹک استعمال نہیں کرنی پڑی۔

(Honey & Health by Laurie Croft p.89 Thorsoms publishing group Wellingborough, Northemptonshire Rochenster Vermont 1987)

کینسر Cancer کے متعلق بھی شہد میں حیرت انگیز شفا کا مواد موجود ہے۔۔۔ ایک سڈنی فاربر کینسر انسٹیٹیوٹ ہے اس کے جو تجارب ہیں ان میں سے کچھ بیان کرتا ہوں۔ وہ کہتے ہیں ہمیں یہ دیکھ کر تعجب ہوا کہ مکھیاں پالنے والوں میں کینسر کی شرح دوسرے افراد سے بہت ہی کم ہے۔ چنانچہ اس سروے میں شہد کی مکھیاں پالنے والے 580 افراد کی تحقیق کی گئی جن کی موت 1950ء سے لے کر 1978ء کے درمیان ہوئی تھی ان میں کینسر سے وفات پانے والوں کی تعداد نہ ہونے کے برابر تھی یعنی اتنی معمولی تھی کہ قابل ذکر نہیں۔

(Honey and Health by Laurie Croft p.98)

آنکھ کے کینسر سے متعلق جو ناسور ہو جاتا ہے آنکھ کا اور عموماً ایلو پیتھک ماہرین کے نزدیک اس کا کوئی علاج نہیں۔ اس کے متعلق یہ ایک ایلو پیتھک تحقیق ہی کا نتیجہ شائع ہوا ہے کہ اگر بہترین خالص شہد کی سلائی آنکھ میں پھیری جائے تو پہلے دو تین دن تک تو اس سے کچھ اریٹیشن (Irritation) پیدا ہوتی ہے یعنی وہ شہد چبھتا ہے زخم پر لیکن پانی بہتا رہتا ہے اور کچھ عرصہ کے بعد پھر وہ چبھن بھی بند ہو جاتی ہے اور مریض مکمل طور پر شفا پا جاتا ہے اور کینسر کا کوئی نام و نشان بھی باقی نہیں رہتا۔ شہد کی تیاری میں شہد کی مکھی ایک ایسے مواد کو استعمال کرتی ہے جسے (Propolis) پراپلس کہا جاتا ہے۔ یہ شہد کی مکھی خود ہی درختوں سے چوس کر یہ گوند نما مواد اکٹھا کرتی ہے اور اس کو اپنے چھتے کے ہر سوراخ کے ارد گرد ملتی ہے۔ چھتے کے کنارے پر بھی ملتی ہے اور چھتوں کے جو سوراخ ہیں ان کو بڑا چھوٹا کرنے کی لئے ضرورت پڑے تو اس کے اندر مل دیتی ہے۔ یہ ایک ایسی حیرت انگیز شفا رکھنے والا مواد ہے کہ سائنسدان حیران ہیں کہ شفا اس میں آئی کہاں سے؟ اور شہد کی مکھی یہ خود ہی اکٹھا کرتی ہے۔ اس تحقیق کا آغاز اس طرح ہوا کہ فرانس میں ایک معاملے پر تحقیق ہو رہی ہے مختلف اڑنے والے کیڑے مختلف جراثیم اپنے پاؤں کے ذریعہ مختلف جگہ پھیلاتے ہیں۔ تو جب یہ تحقیق کرنے والے شہد کی مکھی تک پہنچے تو حیران رہ گئے اس کے پاؤں میں کسی قسم کے جراثیم موجود نہیں تھے۔ حیرت انگیز انکشاف تھا تو انہوں نے جب تحقیق کی تو پتہ چلا کہ پراپلس Propolis جس کا میں نے ذکر کیا ہے شہد کی مکھی یہ بناتی ہے چھتے کے کناروں پر بھی لگاتی ہے۔ وہاں بیٹھ کر پھر اندر جاتی ہے پھر باہر نکلتے وقت اسی چھتے کے کنارے پر بیٹھتی ہے پھر اڑ کے جاتی ہے تو یہ جو جراثیم کا فقدان ہے یہ اسی Propolis کی وجہ سے ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کو شہد پر تحقیق کا بہت شوق تھا اور میں نے بھی شہد کی طرف جو زیادہ توجہ کی ہے وہ آپ ہی کی وجہ سے، آپ ہی کی تربیت کے نتیجہ میں مجھے اس کا موقعہ نصیب ہوا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزا دے انہوں نے جو Propolis کی مجھے باتیں بتائیں کہ پراپلس میں اتنی شفا ہے کہ میں نے وقف جدید کے دوران ایک اپنے مریض پر تجربہ کر کے دیکھا۔ ایک صاحب آیا کرتے تھے وہ اپنی ناک کو کپڑے سے ڈھانک کر رکھا کرتے تھے۔ تو مجھے تعجب ہوا۔ میں نے ان سے پوچھا کہ آپ نے ناک کو کپڑے سے کیوں ڈھانکا ہوا ہے انہوں نے اتار کر دکھایا تو ناک کے اوپر اتنا خوفناک زخم تھا کہ الفاظ میں بیان نہیں ہوسکتا۔ کچا خون ناک میں نظر آ رہا تھا۔ اور جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے، وہ بیان نہیں کیا جا سکتا، کتنا دکھ لگتا تھا انسان کو دیکھ کر۔ تو انہوں نے کہا یہ چیز ہے۔ میں نے ہومیوپیتھی دوائیں ان پر استعمال کرنی شروع کیں لیکن کوڑی کا بھی فائدہ نہ ہوا۔ اس پر مجھے خیال آیا، پراپلس کا، تو میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث سے کچھ Propolis مانگ کے رکھی ہوئی تھی۔ وہ میں نے ان کو کہا کہ اپنی ناک کے زخم کے اوپر لگائیں۔ اور کچھ دن کے بعد وہ آئے تو کپڑا اوپر سے غائب اس بیماری کا نام تک باقی نہیں تھا تو یہ شفاء للناس شہد ہی میں نہیں اس کے متعلقات میں بھی ہے۔

شہد کی مکھیوں کی مختلف قسمیں ہیں۔ ایک Apis Florea جو جنوبی ایشیاء کی شہد کی چھوٹی مکھی ہوتی ہے اور اسے Dwarf Honey Bee بھی کہتے ہیں۔ یعنی بونی ہنی بی یہ جو Propolis ہے شہد کو چیونٹیوں سے بچانے کے کام بھی آتا ہے۔ چیونٹیاں جب شہد کے چھتے کی طرف جاتی ہیں تو اس سے چمٹ جاتی ہیں ان کے پاؤں اس سے چمٹ جاتے ہیں اور وہ آگے نہیں بڑھ سکتیں۔ 1960ء میں ایک رپورٹ شائع ہوئی ہے روسی سائنس دانوں کے متعلق کہ انہوں نے شہد کو اگیزیما کے لئے بھی استعمال کیا ہے اور شہد کے خاص قسم کے مرکب بنا کر انہوں نے جو تجربات کئے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ایسے اگیزیمے جن کو کسی دوسری دوا سے شفاء نہیں ہوئی تھی شہد کے اس مرکب کے استعمال سے شفاء پا گئے۔ یہ Propolis جس کی میں بات کر رہا ہوں کیمیاوی لحاظ سے بالکل معمولی چیز ہے۔ یقین نہیں آتا کہ اس میں ایسی شفاء کا مواد ہوگا۔ (The Hive and the Honey Bee p.235-237)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول ایک بہت ہی دلچسپ بات بتاتے ہیں مختلف الوانہ (النحل:70)۔ عربوں نے چار سو قسم شہد کی معلوم کی ہیں کیونکہ اس کے لئے زبان عربی میں چار سو مختلف نام ہیں۔ اب یہ بھی ایک حیرت انگیز بات ہے۔ یہ اتفاق نہیں ہے یہ اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ عربوں نے جو چار سو مختلف اقسام کے شہد دریافت کئے عربی زبان میں چار سو نام ہیں شہد

(باقی صفحہ 6 پر)

جسمانی ورزش کی اہمیت

مکرم ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب

جسم کا بہت بڑا حصہ عضلات یا پٹھوں (Muscles) پر مشتمل ہے۔ یہ پٹھے سکڑنے اور پھیلنے کی طاقت رکھتے ہیں اور جب ہم چلتے پھرتے ہیں یا صرف انگلی ہی ہلاتے ہیں تو ان پٹھوں کے سکڑنے اور پھیلنے کی وجہ سے یہ حرکت ہوتی ہے۔ تمام پٹھوں کا رگوں (Nerves) کی وساطت سے دماغ سے تعلق ہے جو بیان ہو چکا ہے۔ پٹھے تین قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک تو یہی جن کا ذکر ابھی ہو چکا ہے یعنی ہاتھ اور پاؤں جو کام کرنے اور چلنے پھرنے، بھاگنے دوڑنے میں کام آتے ہیں پھر سینے اور پیٹ وغیرہ کے پٹھے جو سانس لینے میں اہمیت رکھتے ہیں۔ چہرے اور آنکھوں کے پٹھے جو مختلف کام چہرے کے تاثرات پیدا کرنے میں کرتے ہیں اور دیکھنے میں کام آتے ہیں۔ ان کے علاوہ دل کے پٹھے ہیں جن کی ساخت تھوڑی سی مختلف ہوتی ہے اور وہ مسلسل بغیر رکے کام کرتے رہتے ہیں اور خون کو جسم کے مختلف حصوں میں پمپ کرتے رہتے ہیں۔ تیسری قسم پٹھوں کی وہ ہے جو آنتوں، پھیپھڑوں اور گردے کی نالیوں کی دیواروں میں پائے جاتے ہیں ان کی حرکات کے خواص ان کے کام کے مناسب حال ہوتے ہیں۔ ایک بات جو ان تمام پٹھوں کی حرکت میں مشترک ہے وہ یہ ہے کہ ان کے سکڑنے سے طاقت پیدا ہوتی ہے جو ناپی جا سکتی ہے اور ان کو حرکت دینے کے لئے جسم کو توانائی فراہم کرنی پڑتی ہے جو گلوکوز اور آکسیجن سے حاصل ہوتی ہے جو کہ جسم میں ہر جگہ موجود ہوتی ہے اور اس کام کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ تمام پٹھوں میں خون کی نالیوں کا جال بچھا ہوا ہے جن کے ذریعہ سے ضرورت کی تمام اشیاء ان تک پہنچتی ہیں۔ جوں جوں پٹھوں کی حرکت میں تیزی آتی جاتی ہے گلوکوز اور آکسیجن کی ضرورت بڑھتی جاتی ہے اور اس بڑھتی ہوئی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے پٹھوں کے اندر خون کی نالیاں کھلنا شروع ہو جاتی ہیں۔ آرام کی حالت میں دس میں سے صرف ایک نالی کھلی ہوئی ہوتی ہے لیکن جب زور سے مسلسل کام کیا جائے تو بہت سی نئی نالیوں میں دورانِ خون جاری ہو جاتا ہے اور جسم کی ضرورت کو پورا کر دیتا ہے۔ ورزش کے نتیجہ میں دل کے پٹھوں کو بھی زیادہ کام کرنا پڑتا ہے کیونکہ گو دورانِ خون بڑھ جاتا ہے اور نئی خون کی نالیاں بھی کھل کر خون کی فراہمی کے علاقے کا رقبہ بڑھا دیتی ہیں لیکن خون کی مقدار وہی رہتی ہے چنانچہ اس کام کو تسلی بخش طور پر کرنے کے لئے دل کی دھڑکن بہت تیز ہو جاتی ہے اور اس طرح اس بڑھی ہوئی ضرورت کو پورا کرتی ہے۔ گویا ورزش کے نتیجہ میں سارا جسم متحرک ہو جاتا ہے اور زیادہ غذا اور آکسیجن کی ضرورت ہوتی ہے اسی لئے سانس بھی تیزی سے آنے لگتا ہے اور خون کا دباؤ بھی بڑھ جاتا ہے۔ یہ تمام تبدیلیاں ایک مربوط نظام کے تحت عمل میں آتی ہیں جس میں دماغ، رگیں، خون اور انڈوکرئن غدود اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ دوڑنا بھاگنا، چلنا پھرنا اور کام کرنا تو انسان اپنے ارادے سے کرتا ہے لیکن اس میں مدد کرنے کے لئے دل اور سانس کی رفتار میں تیزی خود بخود اس نظام کی وجہ سے ہوتی ہے۔ خون کی نئی نالیوں کے کھلنے اور گلوکوز اور آکسیجن کے زیادہ استعمال کرنے کا جسم کی مشینری پر اچھا اثر پڑتا ہے۔

اس نئے موجودہ مشینی دور میں جبکہ انسانوں کی حرکت، چلنا پھرنا، دوڑنا بھاگنا اور مشقت کے کام کرنا کم سے کم ہوتا جا رہا ہے ایک بیماری تمام دنیا کے انسانوں میں بہت تیزی سے پھیل گئی ہے۔ یہ خون کی نالیوں کی بیماری ایتھروسکلیروسس (atherosclerosis) ہے۔ اس بیماری میں خون کی نالیوں (arteries) کا اندرونی سوراخ تنگ ہو جاتا ہے اور دل، دماغ، اندرونی اعضاء اور پٹھوں کو پہنچنے والے خون کی مقدار میں کمی آ جاتی ہے اور یہ کمی خاص طور پر اس وقت زیادہ محسوس ہوتی ہے جب ان اعضاء کو زیادہ خون کی ضرورت ہو جیسے کہ چلتے پھرتے اور زور کا کام کرتے وقت دل اور پٹھوں کو ضرورت ہوتی ہے۔ اس وقت خون کی کمی کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں مثلاً اگر دل کی خون کی نالیاں تنگ ہیں تو انجائنا (angina) کی علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ دماغ متاثر ہے تو چکر آتے ہیں یا بیہوشی ہو جاتی ہے۔ پٹھوں کی نالیاں تنگ ہوں تو چلنے سے ٹانگوں میں درد ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اگر بیماری اور بڑھ جائے اور نالی بالکل ہی بند ہو جائے تو ہارٹ اٹیک یا فالج یا ٹانگوں کا گنگرین (gangrene) ہو جاتا ہے۔

یوں تو ان بیماریوں کی بہت سی وجوہات ہیں جن میں غذا میں بے اعتدالی، موٹاپا، سگریٹ اور شراب نوشی وغیرہ شامل ہیں لیکن ایک اہم وجہ ورزش کی کمی بھی ہے۔

اس بیماری کی روک تھام کے لئے کیا کیا جا سکتا ہے؟ یہ بہت اہم سوال ہے اور اس کے کچھ جوابات تو ہمیں معلوم ہیں۔ چنانچہ غذا میں اعتدال کی اہمیت کے متعلق لکھا جا چکا ہے اور یہ بھی کہ زیادہ مرغن غذائیں صحت کے لئے مضر ہیں۔ اسی طرح سگریٹ اور شراب نوشی کے نقصانات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ یہ اس بیماری کو فروغ دیتے ہیں۔ چنانچہ ان سے مکمل پرہیز کی ضرورت ہے اور چھوٹی عمر سے ہی ان منشیات سے بچنے کی تلقین اور تعلیم دی جانی چاہئے۔ باقاعدہ ورزش کرنا بھی بچاؤ کا ایک بہت اچھا طریقہ ہے۔ ضروری ہے کہ اس کی عادت ڈالی جائے۔ سب سے اچھی اور آسان ورزش پیدل چلنا ہے۔ تیز تیز چلنے سے تمام پٹھے، خون کی نالیاں اور دل متحرک ہو جاتے ہیں۔ ابتدا میں جب ابھی عادت نہ ہو تو صرف پانچ منٹ چلنا چاہئے اور جب ایک ہفتے تک اس کی عادت پڑ جائے تو ہر ہفتے ایک ایک منٹ بڑھا دیا جائے یہانتک کہ عادت کے طور پر تیس منٹ روزانہ تک پیدل چلا جائے۔ بعض تحقیق کرنے والوں نے تحقیق کر کے یہ بھی بتایا ہے کہ روزانہ دس ہزار قدم چلنا صحت کے لئے بہت مفید ہے۔ ورزش میں یہ بھی خیال رکھنا ضروری ہے کہ زیادہ سخت ورزش نقصان بھی پہنچا سکتی ہے چنانچہ ایک خاص عمر کے بعد مقابلے کے لئے سکواش کا کھیل کھیلنا موت کا باعث بن سکتا ہے۔ اس لئے ورزش میں بھی اعتدال کی ضرورت ہے۔ جب بھی ایک وقفہ کے بعد از سر نو ورزش شروع کی جائے تو دوبارہ چند منٹ سے ہی ورزش کرنے کی ابتدا کرنی چاہئے اور اس وقت کو آہستہ آہستہ بڑھایا جائے۔ اگر کوئی بیماری لاحق ہو گئی ہو تو ورزش شروع کرنے سے پہلے اپنے ڈاکٹر سے اس کے بارے میں ضرور مشورہ کر لینا چاہئے۔

نینداور سکون قلب

سارے دن کام کرنے کے بعد انسان تھک جاتا ہے اور اپنی طاقت کو بحال کرنے کے لئے اسے سونے کی ضرورت ہوتی ہے۔ صحت کی حالت میں نیند قدرتی طور پر آ جاتی ہے اور اکثر لوگ بستر پر لیٹتے ہی سو جاتے ہیں۔ یوں تو یہ ایک کہاوت ہے کہ نیند سولی پر بھی آ جاتی ہے لیکن ماحول کا خوشگوار ہونا، خاموشی، تاریکی، مناسب بستر اور تھکاوٹ نیند لانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اگر کسی وجہ سے نیند نہ آئے تو بیمار پڑ جانے کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔ گھبراہٹ، فکر، پریشانی، اُداسی یا بیماری کی وجہ سے نیند اُڑ جاتی ہے۔ ایسی صورت میں کیا کیا جائے؟

بہت سے لوگ سوتے وقت کتاب پڑھنے کی عادت ڈال لیتے ہیں اور پڑھنے لگ جاتے ہیں جس سے انہیں نیند آ جاتی ہے۔ یہ ایک اچھا طریقہ ہے اور بہت سے لوگوں کے لئے مفید ہے۔ چھوٹے چھوٹے بچے بھی نیند کے وقت کہانی سنتے سنتے سو جاتے ہیں۔ بعض لوگ سوتے وقت ہلکی ہلکی موسیقی سننے کے عادی ہوتے ہیں چنانچہ چھوٹے بچوں کو لوری دے کر سلانے کا طریق ایک زمانے سے ہندوستان میں رائج ہے۔ بعض لوگ گرم دودھ یا کوئی اور مشروب پی کر سونے کے عادی ہوتے ہیں۔ اس میں خیال رکھنا ضروری ہے کہ مشروب مضر صحت نہ ہو۔ نیند آور دوائیوں اور شراب کا استعمال مضر صحت ہے کیونکہ انکی عادت پڑ جاتی ہے اور ایک دفعہ ایسی عادت پڑ جائے تو اس کا چھوڑنا مشکل ہو جاتا ہے۔ ان سے بچنا چاہئے۔ ایک سوال یہ بھی کیا جاتا ہے کہ کتنا سونا صحت مند رہنے کے لئے ضروری ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ہر انسان کے لئے سونے کی مقدار مختلف ہوتی ہے اور یہ روزمرہ کا مشاہدہ ہے کہ چھوٹے بچے سارا سارا دن سوتے رہتے ہیں جبکہ بوڑھے لوگ بہت تھوڑا سوتے ہیں اور پھر بھی تندرست رہتے ہیں۔ بعض لوگ دوپہر کو سونے کے عادی ہوتے ہیں اور اگر نہ سوئیں تو بیمار ہو جاتے ہیں۔ بعض دوسرے لوگ دوپہر کو نہیں سوتے یا دوپہر کو کھانا کھانے کے بعد کرسی پر ہی بیٹھے بیٹھے اونگھ کر اپنی تھکان دور کر لیتے ہیں۔ غرض سونے کا وقت اور اس کی مقدار موسم، ماحول، عادات اور کاموں پر منحصر ہے۔ جب ہم نیند کی سائنس پر غور کرتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ نیند کا ایک سائیکل نوے منٹ میں پورا ہوتا ہے اور اس قسم کے دو چار سائیکل گزرنے کے بعد نیند پوری ہو جاتی ہے۔ گویا چار سے چھ گھنٹے میں ایک تندرست آدمی کی نیند پوری ہو جانی چاہئے۔ ڈیڑھ گھنٹے کے اس سائیکل میں اگر کسی غلط وقت پر انسان کو جگا دیا جائے تو اس کی طبیعت پر برا اثر پڑتا ہے۔

سکون قلب کا حاصل ہونا بھی آرام کرنے اور اچھی نیند کے حصول کے لئے بہت اہمیت رکھتا ہے اور اگر یہ نصیب ہو جائے تو مناسب وقت پر خود بخود نیند آ جاتی ہے۔ اب ہم یہ غور کریں گے کہ قرآن ان معاملات میں کیا راہنمائی کرتا ہے۔

قرآن کریم کی راہنمائی

نیند کا آنا ضروری ہے اور اللہ کی رحمت کا ایک نشان ہے یہ درج ذیل آیات سے ظاہر ہوتا ہے۔

وہی ہے جس نے تمہارے لئے رات بنائی تاکہ تم اس میں تسکین پاؤ اور دن کو روشن کرنے والا بنایا۔ یقیناً اس میں ایسے لوگوں کے لئے بہت سے نشانات ہیں جو (بات) سنتے ہیں۔

(یونس: آیت 68)

اور اس نے اپنی رحمت سے تمہارے لئے رات اور دن کو اس لئے بنایا کہ تم اس میں سکینت حاصل کرو اور اس کے فضلوں کی جستجو کرو اور تا کہ تم

شکر کرو۔ (القصص آیت 74)

سکون حاصل کرنے کا ایک بہت اہم طریقہ جس سے موجودہ زمانے کے سائنسدان ناواقف ہیں وہ یاد الٰہی ہے اور اس کا ذکر درج ذیل آیت میں ہے۔

(یعنی) وہ لوگ جو ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کے ذکر سے مطمئن ہو جاتے ہیں۔ سنو! اللہ ہی کے ذکر سے دل اطمینان پکڑتے ہیں۔

(الرعد: آیت 29)

اپنے گھر میں بھی انسان کو سکون حاصل ہوتا ہے خواہ وہ کتنا ہی سادہ اور چھوٹا ہی کیوں نہ ہو اور یہ درج ذیل آیت سے ظاہر ہے۔

اور اللہ نے تمہارے لئے تمہارے گھروں میں سکینت رکھ دی اور تمہارے لئے مویشیوں کی کھالوں کے ایک طرح کے گھر بنا دئے جنہیں تم کوچ کے دن اور پڑاؤ کے دن ہلکا پاتے ہو۔

(النحل: آیت 81)

خاوند کو بیوی اور بیوی کو خاوند سے سکون حاصل ہوتا ہے۔ یہ درج ذیل آیت سے ظاہر ہوتا ہے۔

اور اس کے نشانات میں سے (یہ بھی) ہے کہ اس نے تمہارے لئے تمہاری جنس میں سے جوڑے بنائے تاکہ تم اُن کی طرف تسکین (حاصل کرنے) کے لئے جاؤ اور اس نے تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کر دی۔ یقیناً اس میں ایسی قوم کے لئے جو غور و فکر کرتے ہیں بہت سے نشانات ہیں۔ (الروم: آیت 22)

غریبوں محتاجوں اور ضرورت مندوں کی بہبود کے لئے اپنا مال خرچ کرنے اور ایک روحانی پیشوا سے تعلق رکھنے اور اس کی دعا سے بھی سکینت حاصل ہوتی ہے جو ذیل کی آیات سے ظاہر ہوتا ہے۔

تو ان کے مالوں میں سے صدقہ قبول کر لیا کر، اس ذریعہ سے تُو اُنہیں پاک کرے گا نیز اُن کا تزکیہ کرے گا۔ اور اُن کے لئے دعا کیا کر یقیناً تیری دعا اُن کے لئے سکینت کا موجب ہوگی اور اللہ بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

(التوبۃ: آیت 103)

یقیناً اللہ مومنوں سے راضی ہو گیا جب وہ درخت کے نیچے تیری بیعت کر رہے تھے۔ وہ جانتا ہے جو اُن کے دلوں میں تھا۔ پس اس نے ان پر سکینت اتاری اور انہیں ایک فتح قریب عطا کی۔

(الفتح: آیت 19)

آفات، مصائب، تکالیف اور اموات کا ذہن پر اثر پڑتا ہے اور ان کے نتیجہ میں مراق، ڈپریشن اور اسی قسم کی دوسری بیماریاں انسانوں کو لاحق ہو جاتی ہیں یہانتک کہ خودکشی تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ اس سے بچنے اور چھٹکارہ پانے کی راہنمائی درج ذیل آیت میں موجود ہے۔

اُن لوگوں کو جن پر جب کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ کہتے ہیں ہم یقیناً اللہ ہی کے ہیں اور ہم یقیناً اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

(البقرۃ: آیت 157)

صبر، دعا اور پُرامید رہنے سے بھی ذہنی امراض سے چھٹکارہ اور علاج ممکن ہے اور درج ذیل آیات اس کی طرف راہنمائی کرتی ہیں۔

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو (اللہ سے) صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ مدد مانگو۔ یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ (البقرۃ: آیت 154)

تُو کہہ دے کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ یقیناً اللہ تمام گناہوں کو بخش سکتا ہے۔

(الزمر: آیت 54)

انسانی دماغ کی یادداشت اور ریکارڈ کرنے کی طاقتوں کی نشاندہی درج ذیل آیات میں ہوتی ہے۔

یہاں تک کہ جب وہ اُس (آگ) تک پہنچیں گے اُن کے کان اور اُن کی آنکھیں اور اُن کے چمڑے اُن کے خلاف گواہی دیں گے کہ وہ کیسے کیسے عمل کیا کرتے تھے۔

(حٰمٓ السجدۃ: آیت 21)

وہ دن (یاد کرو) جب ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں ان کے خلاف ان باتوں کی گواہی دیں گے جو وہ کیا کرتے تھے۔

(النور: آیت 25)

بڑھاپے کی عمر کو پہنچ کر یادداشت کھو جانے کی متعدد بیماریاں انسانوں کو لاحق ہو جاتی ہیں ان کا خصوصی طور پر ذکر درج ذیل آیت میں موجود ہے۔

اور اللہ نے تمہیں پیدا کیا پھر وہ تمہیں وفات دے گا اور تم ہی میں سے وہ بھی ہے جو ہوش و حواس کھو دینے کی عمر تک پہنچایا جاتا ہے تاکہ علم حاصل کرنے کے بعد کلیۃً علم سے عاری ہو جائے یقیناً اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) دائمی قدرت رکھنے والا ہے۔ (النحل: آیت 71)

بقیہ صفحہ 4

کے جو الگ الگ قسم کو ظاہر کرتے ہیں۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 31 مارچ 2000ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 12 مئی 2000ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اس سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا ذکر کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں:۔

''حضور نے مجھے بلا کر دریافت فرمایا کہ کیا مرہم عیسیٰ کی تیاری میں شہد کی مکھی کا بھی کوئی دخل ہے؟ میں نے جواب دیا کہ مرہم عیسیٰ کی تیاری میں شہد کی مکھی کا کوئی دخل نہیں اور عرض کی کہ مرہم عیسیٰ کے بارہ اجزاء میں شہد شامل نہیں۔ لیکن جلد ہی مجھے اپنی غلطی کا احساس ہو گیا جب مرہم عیسیٰ کے اجزاء پر دوبارہ غور کیا تو سارے اجزاء شہد کی مکھی کے چھتے کی موم میں ملائے جاتے ہیں اور اس سے یہ شفاء کا اثر مرہم عیسیٰ میں منتقل ہو جاتا ہے۔ میں نے جب ذکر کیا تو حضور کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا اور فرمایا کہ اب مسئلہ حل ہو گیا''۔

اس سلسلہ میں مزید فرمایا:۔

''اب آپ دیکھئے کہ شہد میں قدرتی پھلوں کی مٹھاس کے علاوہ جو قدرتی نمکیات موجود ہوتی ہیں ان میں ایلومینیم بھی ہے، بیریم بھی ہے، بریلئم بھی ہے، آیوڈین بھی، آئرن بھی، آئرن یعنی لوہا بھی، پوٹاش، میگنیشیم، کیلشیم، سوڈیم، کلورین، فاسفورس، سلفر اور اس کے علاوہ بھی بہت سے کیمیاوی مرکبات ہوتے ہیں تو ان ساری چیزوں میں غیر معمولی شفاء ہے اور جتنی ہلکی تعداد میں پائی جاتی ہیں ان کا گویا کہ ہومیو پیتھک اثر ظاہر ہوتا ہے اور ردعمل کے طور پر یہ دوائیں کام کرتی ہیں جہاں تک تیزابوں کا تعلق ہے اس میں ایپل ایسڈ، لیمن ایسڈ، لیکٹک ایسڈ (Lactic) ٹارچک ایسڈ (Tarchic)، ایگزیلک (Oxalic) ایسڈ وغیرہ وغیرہ پائے جاتے ہیں۔ جہاں تک وٹامنز کا تعلق ہے تو اس میں B1,B2,B6، وٹامن سی، وٹامن ای، وٹامن ایچ اور وٹامن کے اور B & J اور کیروٹین (Carotene) موجود ہوتے ہیں۔ اسی طرح مختلف قسم کی ہارمونز بھی شہد کے اندر ملتی ہے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 31 مارچ 2000ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 12 مئی 2000ء)

نصرت الٰہی کی ایک جامع دعا

حضرت مسیح موعود مخالفین کے سب و شتم اور ان کی مخالفت کے پیش نظر خدا تعالیٰ کے حضور یہ دعا کرتے ہیں:۔

اے اللہ! ہمیں ان کے فتنے سے محفوظ رکھ اور ان کی تہمتوں سے بری کر اور ہمیں اپنی حفاظت اور بزرگی اور خیر و بھلائی کے ساتھ خاص کر لے اور ہمیں اپنے علاوہ کسی اور کو نہ سونپ دینا اور ہمیں توفیق دے کہ ہم ایسے نیک عمل کریں جن سے تو راضی ہو جائے ہم تجھ سے تیری رحمت تیرے فضل اور تیری رضا کے طلبگار ہیں اور تو تمام رحم کرنے والوں سے بہت رحم کرنے والا ہے۔ اے میرے رب! تو اپنے فضل سے میری قوت بن جا اور میری آنکھوں کا نور اور میرے دل کا سرور اور میری زندگی اور موت کا قبلہ تو ہو جا اور مجھے محبت کا شغف بخش اور ایسی محبت مجھے عطا کر کہ میرے بعد کوئی اور اس محبت میں آگے نہ بڑھ سکے۔ اے میرے رب! میری دعا کو قبول کر اور میری خواہشیں مجھے عطا کر اور مجھے صاف کر دے اور مجھے عافیت میں رکھ اور مجھے اپنی طرف کھینچ لے اور میری خود رہنمائی کر اور میری تائید فرما اور مجھے توفیق بخش اور مجھے پاک کر اور مجھے روشن کر دے اور مجھے سارے کا سارا اپنا بنا لے اور تو سارے کا سارا میرا ہو جا۔ اے میرے رب! میرے پاس ہر دروازے سے آ اور ہر پردے سے مجھے خلاصی دے دے اور ہر محبت کی شراب مجھے پلا دے اور نفسیاتی جوشوں اور جذبات کے وقت خود میری مدد فرما اور جدائی کی ہلاکتوں اور اندھیروں سے میری حفاظت فرما اور آنکھ جھپکنے کے برابر لمحے کے لئے بھی مجھے میرے نفس کے سپرد نہ کرنا اور مجھے نفسانی برائیوں سے بچانا اور میری رفعت بھی تیری طرف ہو اور میرا نیچے اترنا بھی تیری طرف ہو اور تو میرے وجود کے ذرات میں سے ہر ذرے میں داخل ہو جا اور مجھے ان لوگوں میں سے بنا دے جو تیرے سمندروں میں تیرتے اور تیرے انوار کے باغات میں پھرتے ہیں اور جو تیری تقدیر کے جاری ہونے پر راضی رہتے ہیں اور میرے دشمنوں کے مابین دوری پیدا کر دے۔ اے میرے رب! اپنے فضل اور اپنے چہرے کے نور کے ساتھ تو مجھے اپنا حسن دکھا اور اپنا مصفّٰی پانی مجھے پلا اور ہر قسم کے پردوں اور غبار سے مجھے باہر نکال دے اور مجھے ان لوگوں میں سے نہ بنا جو تاریکی اور پردوں میں اوندھے ہو گئے اور برکات اور ہر قسم کے نور اور روشنی سے دور ہو گئے اور اپنی ناقص عقل اور الٹی کوشش کے سبب سے نعمتوں کے گھر سے ہلاکت کے گھر کی طرف لوٹ گئے اور مجھے اپنی ذات کی خالص اطاعت عطا کر اور اپنے حضور میں دائمی سجدوں کی توفیق بخش اور ایسی ہمت دے جس پر تیری عنایت کی نظریں اتریں اور مجھے وہ شے عطا کر جو تو اپنے مقبول بندوں میں سے کسی خاص فرد کے سوا کسی کو عطا نہیں کرتا اور مجھ پر ایسی رحمت نازل کر کہ جو تو اپنے محبوب بندوں میں سے کسی منفرد وجود کے سوا کسی پر نہیں اتارتا۔ اے میرے رب! میری ہمتوں اور میری کوششوں اور میری دعا اور میرے کلام کی وجہ سے دین ....کو زندہ کر دے اور اس کی آب و تاب، حسن اور خوبروئی واپس لوٹا دے اور ہر دشمن اور اس کے تکبر کو توڑ کر رکھ دے۔ اے میرے رب! مجھے دکھا کہ تو کیسے مردے زندہ کرتا ہے مجھے ایسے چہرے دکھا جو ایمانی صفات ساتھ رکھتے ہوں اور ایسے نفوس عطا کر جو حکمت یمانی کے حامل ہوں اور ایسی آنکھیں دکھا جو تیرے خوف سے روتی ہوں اور ایسے دل دکھا جو تیرے ذکر کرنے پر کانپ جاتے ہوں اور ایسی صاف فطرت دکھا جو حق اور راہ راست کی طرف رجوع کرنے والی ہو۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 5-6)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم رانا محمد الطاف صاحب دارالیمن شرقی صادق ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم رانا راشد محمود صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایک بیٹے کے بعد مورخہ 15 جنوری 2011ء کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت بچی کو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل فرماتے ہوئے ہادیہ راشد نام عطا فرمایا ہے۔ بچی مکرم چوہدری صادق علی صاحب مرحوم کی نسل سے اور مکرم چوہدری محمد عبداللہ صاحب آف ڈنڈ پور کھرولیاں ضلع سیالکوٹ کی نواسی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت وسلامتی والی لمبی عطا فرمائے، نیک خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

محترمہ بشریٰ عزیز صاحبہ سابق صدر لجنہ اماء اللہ بیت التوحید لاہور کے سسر مکرم رشید احمد صاحب بیمار ہیں۔ کمزوری بھی ہے احباب سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم نصیر احمد صاحب کارکن روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

تفرید احمد عمر دو سال ابن مکرم وحید احمد صاحب نصیر آباد رحمٰن کے کولہے میں سائیکل گر جانے کی وجہ سے فریکچر ہو گیا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم ڈاکٹر طاہر سعود صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی والدہ محترمہ بیمار ہیں کمزوری بہت زیادہ ہے احباب سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم پروفیسر مرزا مبشر احمد صاحب زعیم اعلیٰ بیت الاحد لاہور کے بھائی مکرم مرزا قدس احمد صاحب کی ٹانگ کا فریکچر گرنے کی وجہ سے ہوا ہے۔ تکلیف زیادہ ہے احباب سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

محترمہ مبارکہ اختر صاحبہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے گھٹنے میں شدید درد ہے۔ احباب سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم عبدالحفیظ گوندل صاحب لاہور کو شدید قسم کی شوگر ہے اور ساتھ آنکھوں کی بھی تکلیف ہے احباب سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم مرزا نصیر احمد صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور سانس کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ 24 گھنٹے میں 16 گھنٹے آکسیجن کی مشین لگی رہتی ہے۔ احباب سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال اور شکریہ احباب

مکرم محمد عبدالسمیع شاکر صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ فوزیہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم صوبیدار محمد عبدالصمد صاحب مرحوم مولوی فاضل مورخہ 13 فروری 2011ء کو رات آٹھ بجے مختصر سی علالت کے بعد 91 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور آخر دم تک صوم وصلوٰۃ کی پابند رہیں اور شدید علالت میں بھی نماز قائم رکھتی تھیں اور اپنی اولاد کو خصوصی طور پر ہمیشہ نماز باجماعت کی سختی سے تلقین کرتیں۔ آپ دین کی سچی خادمہ خلافت کی جاں نثار تھیں۔ دینی غیرت رکھنے والی اور انتہائی صابر و شاکر خاتون تھیں۔ وفا شعار اور نیکیوں میں آگے رہنے والی تھیں 14 فروری کو مرحومہ کی نماز جنازہ بیت مبارک میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد مکرم خواجہ ایاز احمد صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ نے پسماندگان میں چار بیٹے اور ایک بیٹی سوگوار چھوڑی ہیں۔ آخر میں خاکسار اپنی اور اپنے اہل خانہ کی طرف سے ان تمام احباب اور مستورات اور عزیز و اقارب جو اندرون ملک اور بیرون ملک سے ہمارے غم میں شریک ہوئے تہہ دل سے مشکور وممنون ہیں اور احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو اجر عظیم سے نوازے آمین اور مرحومہ کو جوارِ رحمت میں جگہ دے اور اہل خانہ کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔

سانحہ ارتحال

مکرم صفوان احمد ملک صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

مکرم حاجی سرفراز احمد طاہر صاحب ابن مستری راج ولی صاحب مورخہ 7 فروری 2011ء کو فضل عمر ہسپتال میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ مرحوم کی نماز جنازہ 8 فروری کو مکرم محمد ادریس شاہد صاحب مربی سلسلہ صدر محلہ دارالیمن شرقی صادق ربوہ نے پڑھائی۔ عام قبرستان میں تدفین کے بعد محترم صدر صاحب نے ہی دعا کروائی۔ آپ تین سال قبل خونی قے اور خونی پیچش کی وجہ سے علیل ہوئے۔ فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج رہے۔ خون کی 25 بوتلیں لگیں۔ مورخہ 31 جنوری 2011ء کو بہت زیادہ خون کی کمی واقع ہو گئی اور آپ مولا حقیقی سے جا ملے۔ آپ نہایت دھیمے مزاج کی شگفتہ شخصیت کے مالک تھے اور ایک لمبا عرصہ محلہ دارالیمن شرقی کے سیکرٹری امور عامہ کی خدمات بجالاتے رہے۔ بچوں سے خاص محبت کا سلوک کرتے۔ آپ نے پسماندگان میں بیوہ مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ کے علاوہ دو بیٹے مکرم نثار احمد گلزار صاحب، مکرم وقار احمد طاہر صاحب، تین بیٹیاں مکرمہ قدسیہ نصیر صاحبہ اہلیہ مکرم نصیر احمد ناصر صاحب جرمنی، مکرمہ آسیہ مبشر صاحبہ اہلیہ مکرم مبشر احمد قمر صاحب ربوہ، مکرمہ صائمہ زبیر صاحبہ اہلیہ مکرم زبیر احمد صاحب کے علاوہ متعدد پوتے، پوتیاں، نواسے، نواسیاں، دو بھائی مکرم بشیر احمد پرویز صاحب اور مکرم محمد پرویز صاحب سوگوار چھوڑے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرماتے ہوئے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ مہ جبیں صاحبہ ترکہ مکرمہ سکینہ بی بی صاحبہ)

مکرمہ مہ جبیں صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ محترمہ سکینہ بی بی صاحبہ وفات پا چکی ہیں ان کے حصہ کی رقم مبلغ 1,19,291/66 روپے نظارت امور عامہ میں جمع ہے۔ لہٰذا یہ رقم جملہ ورثاء میں بحصص شرعی منتقل کر دی جائے۔

تفصیل ورثاء

(1) مکرمہ مہ جبیں صاحبہ (بیٹی)
(2) مکرمہ سیدہ فاخرہ ناہید صاحبہ (بیٹی)
(3) مکرمہ بشریٰ پروین صاحبہ (بیٹی)
(4) مکرمہ فرحت ناز صاحبہ (بیٹی)
(5) مکرمہ طیبہ ثمینہ صاحبہ (بیٹی)
(6) مکرمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ (بیٹی)
(7) مکرمہ فردوس ناز صاحبہ (بیٹی)
(8) مکرمہ رفعت ناز صاحبہ (بیٹی)
(9) مکرم مبشر احمد صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہٰذا کو تحریراً مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

اعلان دارالقضاء

(مکرم مظفر احمد قمر صاحب ترکہ مولانا بشیر احمد قمر صاحب)

مکرم مظفر احمد قمر صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم مولانا بشیر احمد قمر صاحب وفات پا چکے ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 5/12 دارالنصر غربی اقبال ربوہ منتقل کردہ ہے۔ جملہ ورثاء میں مکرمہ نعیمہ پراچہ قمر صاحبہ اپنے شرعی حصہ سے دیگر ورثاء کے حق میں دستبردار ہو چکی ہیں۔

تفصیل ورثاء

(1) مکرمہ نعیمہ پراچہ قمر صاحبہ (بیوہ)
(2) مکرم نصیر احمد قمر صاحب (بیٹا)
(3) مکرم ناصر احمد قمر صاحب (بیٹا)
(4) مکرمہ امۃ النصیر قمر صاحبہ (بیٹی)
(5) مکرمہ امۃ المومن قمر صاحبہ (بیٹی)
(6) مکرمہ امۃ الکریم قمر صاحبہ (بیٹی)
(7) مکرمہ امۃ الحی قمر صاحبہ (بیٹی)
(8) مکرم مظفر احمد قمر صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہٰذا کو تحریراً مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

تصحیح

مکرم نصر اللہ بلوچ صاحب دارالعلوم غربی صادق ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 20 جنوری 2011ء کے اخبار الفضل میں میرے مضمون جو کہ میرے والد مولانا عبدالرحمٰن صاحب مبشر کے متعلق تھا اس میں ان کے شاگردوں میں محترم میر داؤد صاحب کا نام غلطی سے لکھا گیا ہے۔ احباب اصلاح کر لیں۔

کیپسول ذیابیطس
بلڈ شوگر کو کنٹرول کرنے کیلئے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382

نئے ذوق اور جدت کے ساتھ
گوندل بینکوئیٹ ہال اینڈ موبائل کیٹرنگ
خوبصورت انٹیریئر ڈیکوریشن اور لذیذ کھانوں کی لامحدود ورائٹی زبردست ائیرکنڈیشننگ
(بکنگ جاری ہے)
047-6212758,0300-7709458
0300-7704354,0301-7979258

غانین لوگ ہمیشہ جماعت کی دعوت کو قبول کرتے ہیں جوان کے کھلے دل کے مالک ہونے کی عکاسی کرتی ہے

21/اپریل 2008ء کو غانا میں اکرا مشن ہاؤس میں منعقدہ تقریب میں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کا اردو ترجمہ

21/اپریل 2008ء کو جماعت احمدیہ غانا نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعزاز میں حضور کے دورہ غانا کے اختتام پر اکرا مشن ہاؤس کے لان میں ایک الوداعی تقریب عشائیہ کا اہتمام کیا گیا تھا۔ جس میں نائب صدر مملکت الحاج Aliou Mahama کے علاوہ بہت سی دیگر سیاسی وسماجی شخصیات نے بھی شرکت کی۔ نائب صدر مملکت نے حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں ایک ایڈریس بھی پیش کیا۔ جس کے جواب میں حضور ایدہ اللہ نے تشہد تعوذ اور تسمیہ کے بعد انگریزی میں مختصر خطاب فرمایا۔ ذیل میں اس خطاب کا اُردو ترجمہ ہدیۂ قارئین ہے۔

''میں نائب صدر مملکت غانا کا بہت شکر گزار ہوں۔ ان کا ہمیشہ جماعت کے ساتھ محبت کا تعلق رہا ہے۔ اور ان کا یہ تعلق کوئی نیا نہیں ہے۔ مجھے یاد ہے قریباً پانچ سال قبل جب وہ برطانیہ تشریف لائے تو میری ملاقات کے بہت خواہش مند تھے اور وہ جماعت کے مشن ہاؤس بیت الفضل تشریف لائے۔ اگرچہ یہ اس مسلم کمیونٹی سے تعلق رکھتے ہیں جو عقیدۃً بہت سخت سمجھے جاتے ہیں اور کسی احمدی کی اقتدا میں نماز پڑھنا پسند نہیں کرتے لیکن آپ اتنے کریم اور کھلے دل ودماغ کے مالک ہیں کہ آپ نے ایک نماز ہماری (-) میں میری اقتدا میں ادا کی۔

ہمارے آپ کے ساتھ تعلقات بہت پرانے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ جس طرح اُنہوں نے ماضی میں ہمارے ساتھ تعلق رکھا ہے مستقبل میں بھی ہمیشہ اسی طرح محبت کا تعلق رکھیں گے اور ہم ہمیشہ آپ کی محبت اور الفت سے حصہ پائیں گے اور جماعت احمدیہ غانا بھی آپ کے اس وائس پریذیڈنٹ کے عہدے سے بہت خوش ہے اور ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جزا دے اور اس سے بھی بلند درجات اور عہدوں پر فائز کرے اور آپ کی تمام تمناؤں کو پورا فرمائے۔

میں تمام معزز مہمانان کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جو تکلیف گوارا کر کے آج رات یہاں تشریف لائے ہیں ان کا یہاں آنا احمدیہ (-) جماعت کے ساتھ محبت اور فراخ دلی کی عکاسی کرتا ہے۔ قریباً یہ سب لوگ عیسائی کمیونٹی یا (-) کے دوسرے فرقوں سے تعلق رکھتے ہیں پھر بھی یہ بہت کھلے دل کے مالک ہیں۔ یہ ہمیشہ جماعت کی دعوت کو قبول کرتے ہیں اور جیسا کہ ہم سب نے جلسہ میں دیکھا ہے وہاں بھی ان لوگوں کی ایک بڑی تعداد موجود تھی۔ یہ بات غانین لوگوں کے کھلے دل کے مالک ہونے کی عکاسی کرتی ہے جس کی میں ہمیشہ تعریف کرتا ہوں۔

ایک مرتبہ پھر میں His Excellency اور تمام معزز مہمانان کا جو یہاں تشریف لائے ہیں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔

(الفضل انٹرنیشنل 4 فروری 2011ء)

☆......☆......☆......☆

خبریں

وفاقی وزیر برائے اقلیتی امور شہباز بھٹی حملے میں جاں بحق

وفاقی وزیر برائے اقلیتی امور شہباز بھٹی دہشت گردوں کی فائرنگ کے نتیجے میں جاں بحق ہو گئے۔ وفاقی وزیر اپنی رہائشگاہ واقع سیکٹر آئی-8 اسلام آباد سے اپنی گاڑی پر وفاقی کابینہ کے اجلاس میں شرکت کیلئے نکل کر آئی-8 کے مرکز تک پہنچے ہی تھے کہ 3 سے 4 نامعلوم دہشت گردوں نے ان پر فائرنگ کر دی ان پر دو برسٹ فائر کئے گئے۔ شدید زخمی حالت میں انہیں ہسپتال پہنچایا گیا جہاں وہ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے جاں بحق ہو گئے۔ حملے کے وقت سیکیورٹی سکواڈ وفاقی وزیر کے ہمراہ نہیں تھا۔ انہیں قبل ازیں مختلف اوقات میں دھمکیاں ملتی رہیں۔

پنجاب کی صنعتوں کو ہفتہ میں پانچ روز گیس کی فراہمی کی ہدایت

پنجاب میں گیس کی بندش کے خلاف مختلف شہروں میں احتجاجی مظاہروں کے بعد صدر مملکت آصف علی زرداری نے کہا ہے کہ ملک بھر میں گیس کی فراہمی کو یقینی بناتے ہوئے پنجاب میں صنعتوں کو ہفتہ میں پانچ یوم گیس فراہم کی جائے۔ تھر میں کوئلے کے ذخائر اور نئے شہر ذوالفقار آباد کے منصوبوں کو جلد از جلد شروع کرنے کیلئے انفراسٹرکچر کی تعمیر کیلئے نجی شعبے خاص طور پر غیر ملکی سرمایہ کاری کی شراکت کو یقینی بنایا جائے۔

گرلز کالج پر دستی بموں سے حملہ، 2 طالبات جاں بحق 40 زخمی

خیبر پختونخواہ کے شہر تخت بھائی کے علاقے لوند خوڑ میں گرلز کالج پر دہشت گردوں کے حملے سے 2 طالبات جاں بحق اور 40 زخمی ہوگئیں تھرڈ ائیر اور فورتھ ائیر کی طالبات کی تقریب جاری تھی کہ اس دوران موٹر سائیکل پر تین مسلح دہشت گرد مین گیٹ کے قریب آئے اور دو ہینڈ گرنیڈ طالبات پر پھینکے اور ساتھ ہی فائرنگ کر دی۔ زوردار دھماکہ اور بھگدڑ سے چالیس کے قریب طالبات اور سٹاف ممبران زخمی ہو گئیں۔

انٹرسٹی ٹرانسپورٹ کرایوں میں 20 سے 250 روپوں تک اضافہ

آل پاکستان ٹرانسپورٹ اونرز ایسوسی ایشن نے حکومت کی طرف سے پٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں حالیہ اضافہ کے بعد ملک بھر کے لئے انٹرسٹی ٹرانسپورٹ کے کرایوں میں 20 سے 250 روپے تک اضافہ کر دیا ہے جس کے باعث مختلف شہروں کیلئے سفر کرنے والے مسافروں میں تشویش کی لہر دوڑ گئی ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 3- مارچ

طلوع فجر	5:07
طلوع آفتاب	6:32
زوال آفتاب	12:21
غروب آفتاب	6:09

حکیم عبدالحمید اعوان مرحوم کا چشمہ فیض

مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
مطبِ حمید (رجسٹرڈ)
کا ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے
ہر ماہ 5-4-3 تاریخ کو عقب دھوبی گھاٹ گلی نمبر 1/9 مکان نمبر P-234 فیصل آباد فون: 041-2622223
موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ 7-6 تاریخ کو دوکان اقصیٰ چوک مکان نمبر P-7/C رحمٰن کالونی ربوہ ضلع جھنگ فون 047-6212755-6212855
موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ 12-11-10 تاریخ کو NW-741 دوکان نمبر 1 کالی ٹینکی نزد ظہور الٹرا ساؤنڈ سید پور روڈ راولپنڈی
فون: 051-4410945 موبائل: 0300-6408280
ہر ماہ 17-16-15 تاریخ کو 49 ٹیل مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ آف ایجوکیشن فیصل آباد روڈ سرگودھا فون: 048-3214338
موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ 20-19-18 تاریخ کو شاپ نمبر 4 بلاک 47/A قیصر پارک بالمقابل گریڈ اسٹیشن واپڈا امین روڈ گلشن راوی لاہور
فون: 042-7411903 موبائل: 0302-6644388
ہر ماہ 24-23 تاریخ کو ضیاء روڈ ہارون آباد ضلع بہاولنگر
فون: 063-2250612 موبائل: 0302-6650961
ہر ماہ 27-26-25 تاریخ کو حضوری باغ روڈ پرانی کوتوالی ملتان
فون: 061-4542502 موبائل: 0300-6470099
10 جوہر ویو فاروق ایونیو آخری سٹاپ وفاقی کالونی نیو کیمپس لاہور
فون: 042-5301661
باقی دنوں میں مشورہ کے خواہشمند اس جگہ تشریف لائیں۔
حکیم عبدالحمید اعوان مرحوم
ہیڈ آفس: کا مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
مطبِ حمید (رجسٹرڈ)
پنڈی بائی پاس نزد شیل پٹرول پمپ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
Tel:055-3891024-3892571 Fax:+92-55-3894271
E-maiL:mate_e_hameed@hotmail.com
E-maiL:mata_e_hameed@yahoo.com
سب آفس: مطب حمید مشہور دواخانہ گرین بلڈنگ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
Tel:055-4218534-4219065
E-mail:matahabmeed@hotmail.com

FD-10

رفیق دماغ
دماغ کی کمزوری کیلئے بچوں کیلئے خاص طور پر مفید ہے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

کوٹھی برائے فروخت
ناصر آباد شرقی، جگہ دس مرلہ، 5 بیڈ رومز اٹیچڈ باتھ رومز دو ٹی وی لاؤنج۔ دو کچن۔ ڈرائنگ روم وغیرہ قابل فروخت ہے۔ برائے رابطہ: 0333-9797680

مکان برائے فروخت
مکان نمبر 5/12 واقع دارالرحمت برقبہ 10 مرلہ دو منزلہ مکان نیا تعمیر شدہ برائے فروخت ہے
رابطہ جرمنی: 0049-6157-86246
رابطہ ربوہ: 0345-7599211

ضرورت ہے
شعبہ دواسازی میں چند ملازمین کی ضرورت ہے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون نمبر: 047-6211538

آزمائشی شوگر کورس فری
افاقہ ہو تو مکمل علاج کرائیں۔ معلوماتی کتابچہ فری۔ ہماری کتاب ''فیملی ڈاکٹر'' کی مدد سے اپنا علاج خود کریں۔ ربوہ کے ہر بڑے کتب فروش سے دستیاب ہے
مظہر ہومیو وہربل فارما وہسپتال
www.drmazhar.com
0334-6372686
احمد نگر ربوہ